سوال

(128)عیدین کے مسائل

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جدید عیدگاہ بنانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواب نفی ہے تو اس کے بنانے والوں کے لیے کیا حکم ہے؟ ایک صاحب نے یہ کہا ہے کہ جدید عیدگاہ شرعاً جائز ہے۔ اس کی رائے موافق کتاب وسنت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نہ یہ جدید عیدگاہ شرعاً جائز ہے نہ اس کے جواز کی رائے موافق کتاب وسنت ہے، اس لیے کہ عیدگاہ میں مسلمانوں کا اجتماع شرعاً ایک امر ضروری قرار پاچکا ہے، تاکہ مسلمانوں کی شوکت وکثرت ظاہر ہو، اس لیے حکم ہے کہ عیدگاہ میں کل مسلمان، مرد ہوں یا عورت، حاضر ہوں، حتیٰ کہ پردہ نشین اور حیض والی عورتیں بھی حاضر ہوں، گو حیض والی عورتیں نماز میں شامل نہ ہوں، مگر حاضر ضرور ہوں۔ الغرض عیدگاہ میں عامہ مسلمین کا اجتماع شرعاً ایک امر ضروری قرار پاچکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ سعادت میں کل مسلمان ایک ہی عیدگاہ میں حاضر ہوا کرتے تھے، یہاں تک کہ مسلمانوں کے لڑکے بھی حاضر ہوا کرتے تھے اور تفریق (یعنی دو عیدگاہ ہونے) کی صورت میں یہ امر ضروری (مسلمانوں کا اجتماع) فوت ہوجاتا ہے، لہٰذا نہ یہ جدید عیدگاہ شرعاً جائز ہے نہ اس کے جواز کی رائے موافق کتاب وسنت ہے۔ ترمذی (۱/ ۹۲ مطبوعہ دہلی) میں ہے:

عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون، والأضحىٰ يوم تضحون)) [1]قال أبو عيسىٰ: هذا حديث حسن غريب، وفسر بعض أهل العلم هذا الحديث فقال: إنما معنىٰ هذا أن الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس۔ اھ۔

[سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اس دن ہے جس دن تم (رمضان کا چاند دیکھ کر تمام لوگ) روزہ رکھتے ہو، عید الفطر اس دن ہے، جس دن تم (رمضان مکمل کرکے) روزہ چھوڑتے ہو اور عید الاضحی اس دن ہے، جس دن تم قربانی کرتے ہو۔''

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے کا عمل جماعت اور لوگوں کی بھاری اکثریت کے ساتھ مل کر ہونا چاہیے]

''حجۃ اللہ البالغۃ'' (ص: ۲۲۲ مطبوعہ بریلی) میں ہے:

''وضم معه مقصدا آخر من مقاصد الشريعة، وهو أن كل ملة لابد لها من عرصة تجتمع فيها أهلها، لينظر شوكتهم، ولعلم كثرتهم، ولذلك استحب خروج الجميع حتى الصبيان والنساء ذوات الخدور، والحيض، ويعتزلن المصلیٰ، ويشهدن دعوة المسلمين'' اھ۔ واللہ تعالیٰ بالصواب

[اس کے ساتھ شارع نے من جملہ مقاصدِ شرعیہ کے ایک اور مقصد کو بھی شامل کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ملت کے لیے ایک دن ایسا ضرور ہونا چاہیے، جس میں اس ملت کے لوگ اپنے اظہارِ شوکت اور مجمع کی کثرت ظاہر کرنے کی غرض سے باہر نکل کر جمع ہوں۔ لہٰذا عید کے لیے سب کا جانا مستحب ہے۔ حتی کہ بچوں، عورتوں، پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کا نکلنا بھی مستحب بنایا گیا ہے، لیکن حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علاحدہ ہو کر ایک طرف بیٹھ جائیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو جائیں]

کتبہ: محمد عبد اللہ (۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ)۔ الجواب صحیح۔ کتبہ: أبو یوسف محمد عبد المنان الغازی فوري

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (۸۹۷)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 276

محدث فتویٰ